یونیورسٹی اور ہائی سکول کی طالبات کا حضور انور کے ساتھ نشست

آج پروگرام کے مطابق ہالینڈ کی یونیورسٹیز اور ہائی سکول میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات وطلباء کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک پروگرام رکھا گیا تھا۔ طالبات کے پروگرام کا انعقاد پہلے ہوا۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پروگرام میں شرکت کے لئے "بیت النور" تشریف لائے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ نائلہ حفیظ صاحبہ نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ در عجم صدیقی صاحبہ نے پڑھ کر سنایا۔

✿......اس کے بعد "Middle Eastern Studies" کے بارہ میں عزیزہ نزرین علی صاحبہ نے ایک Presentation دی اور بتایا کہ اس تعلیمی پروگرام میں عربی زبان میں گریجوایشن ہوتی ہے اور پھر Master بھی کروایا جاتا ہے۔ پہلے چار ماہ عربی گرامر سکھاتے ہیں پھر اس کے بعد عربی زبان کا لٹریچر وغیرہ پڑھایا جاتا ہے۔

اس شعبہ میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کرنے والے عربی زبان کے استاد بن سکتے ہیں۔ عربی میں تراجم کا کام کرسکتے ہیں۔ مختلف عرب ممالک میں موجود سفارت خانوں میں کام کرسکتے ہیں۔ وزارت خارجہ کی منسٹری میں کام کرسکتے ہیں اور اسی طرح عربی زبان جاننے کے لحاظ سے Refugees کے معاملات میں بھی کام کرسکتے ہیں۔ ماسٹر (Master) کی ڈگری کے ساتھ ان سب جگہوں پر انہیں ملازمت مل سکتی ہے۔

✿......بعد ازاں دوسری Presentation عزیزہ مدیحہ بھٹی صاحبہ نے "Cultural Anthropology and Development Studies" کے تعلیمی پروگرام پر دی۔

موصوفہ نے بتایا کہ اس تعلیمی پروگرام میں تین سال میں گریجوایشن کی ڈگری ملتی ہے۔ اور پھر مزید دو سال کی تعلیم کے بعد ماسٹر (Master) کی ڈگری ملتی ہے۔

اس شعبہ میں مختلف ممالک، علاقوں، قوموں اور مختلف قبائل کے کلچر، ان کے رسم و رواج، رہن سہن، روایات، عادات وغیرہ کے بارہ میں پڑھایا جاتا ہے۔ اور بتایا جاتا ہے کہ کس طرح اور کب سے ان کا یہ اپنا کلچر ڈویلپ ہوا ہے۔ نیز ان کے مذاہب، اقتصادیات، معاشیات اور پالیٹکس (Politics) اور زبان وغیرہ کے بارہ میں بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس پروگرام کے دوران کسی ملک، علاقہ کی خاص زبان بھی سیکھی جاسکتی ہے۔ اور ماسٹر کرتے ہوئے دوسرے سال میں ایک تحقیقی مقالہ بھی لکھنا پڑتا ہے۔

اس پروگرام میں ماسٹر کرنے والے بطور استاد، پروفیسر کام کرسکتے ہیں۔ نیز Diplomatic Services، گورنمنٹ Jobs، جرنلزم، ریفیوجی ورک وغیرہ میں جاسکتے ہیں۔ نیز مختلف اداروں اور آرگنائزیشن کے لئے ریسرچ کا کام بھی کرسکتے ہیں۔ اور Phd بھی کرسکتے ہیں۔

✿......اس کے بعد تیسری Presentation عزیزہ نصیرہ عفت نے "Speech & Language Therapy" کے تعلیمی پروگرام پر دی۔ یہ چار سال کا یونیورسٹی کا کورس ہے۔ اس کے بعد "Bachelor of SLT" کی ڈگری ملتی ہے۔

موصوفہ نے بتایا کہ اس تعلیمی پروگرام کا تعلق بول چال سے ہے۔ مثلاً بچے کسی وجہ سے بول نہیں سکتے، ان کو سکھانا ہے کہ کس طرح بولنا ہے۔ کسی کو بات کرنے میں، بولنے میں، اپنا مدعا بیان کرنے میں مختلف الفاظ ادا کرنے میں دقّت ہے، پورے لفظ منہ سے نکلنے کی بجائے آدھے لفظ منہ سے نکلتے ہیں۔ زبان اور گلے کی وجہ سے بعض دفعہ بولنے میں، بات کرنے میں دقّت ہوتی ہے تو یہ بتایا جاتا ہے کہ ان تمام امور کا کس طرح علاج کرنا ہے اور کیا طریقہ اختیار کرنا ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ شنوائی میں نقص ہوتا ہے، بات سمجھنے میں دقّت ہے تو بتایا جاتا ہے کہ کمیونیکیشن کس طرح کرنی ہے۔ وغیرہ۔

طالبات کے سوالوں کے جواب

ان تینوں Presentations کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب اگر کسی نے کوئی سوال کرنا ہے تو کرلے۔

✿......ایک نومبائع بچی نے جو Law میں تعلیم حاصل کررہی ہے، سوال کیا کہ کیا ایسا لگتا ہے کہ **پاکستان میں اسلامک لاء کبھی بدلے گا۔ کانسٹی ٹیوشن لاء میں تبدیلی واقع ہوگی؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ کہو کہ اسلام کو Defame کرنے والا Law کبھی بدلے گا؟ حضور انور نے فرمایا جب تک مُلّاں سر پر ہے کبھی نہیں بدلے گا۔ اسلام تو امن کی تعلیم دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکومت کی اطاعت کرو۔ آپ نے مکّہ میں 13 سال سختیاں جھیلیں لیکن کبھی بھی حکومت کے خلاف، نظام کے خلاف بغاوت نہیں کی۔ اور ہمیشہ اطاعت کی۔ اور ہر ظلم پر اپنے صحابہ کو تعلیم دی کہ صبر کرو۔ مکّہ کے کفار حضرت یاسرؓ، آپ کی بیوی حضرت سمیّہؓ اور آپ کے بیٹے عمّارؓ کو تکالیف دے رہے تھے اور ظلم ڈھا رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرف سے گزر ہوا اور آپ نے یہ ظلم ہوتا دیکھا تو فرمایا: آلِ یاسر! صبر کرو۔ خدا نے تمہارے لئے جنت میں گھر بنایا ہے۔ حضرت یاسرؓ اور حضرت سمیّہؓ تو ان ظلموں کے نتیجہ میں شہید ہوگئے۔ حضرت عمّارؓ نے شدید سختی کی وجہ سے بعض ایسے کلمات کہہ دیئے جو ان کے بتوں کی تعریف میں تھے جس پر ان کو مخالفین نے چھوڑ دیا۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سارا ماجرا بیان کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت کرنے پر بتایا کہ میرا دل ایمان پر قائم ہے اور میرا دل ایمان پر مطمئن ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ شعب ابی طالب میں اڑھائی سال سے زائد رہے اور سختیاں جھیلیں اور ہمیشہ صبر کی تعلیم دیتے رہے۔ پھر آپؐ نے مدینہ ہجرت کی اور کفار نے وہاں بھی پیچھا کیا اور مدینہ پر حملہ کیا تو اس وقت خدا تعالیٰ نے آپؐ کو قتال کی اجازت دی اور اس لئے اجازت دی کہ کفار ظلم میں حد سے بڑھتے جارہے ہیں۔ اس کا ذکر سورۃ الحج میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جارہا ہے قتال کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اجازت دیتے ہوئے ساتھ یہ بھی بیان فرمایا کہ اگر اجازت نہ دی جاتی اور اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کردیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معبد بھی اور مساجد بھی۔ یعنی اگر اب کفّار کے مقابل پر دفاع نہ کیا تو پھر یہ سب عبادتگاہیں ختم ہوجائیں گی۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے سب مذاہب کو اور ان کی عبادتگاہوں کو محفوظ کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے جو بھی جنگیں لڑیں وہ اپنے دفاع کے طور پر لڑیں اور جنگ کی حالت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ ہدایت تھی کہ کسی پادری کو نہیں مارنا، کسی عورت اور بچے کو نہیں مارنا، کسی چرچ، عبادتگاہ کو نقصان نہیں پہنچانا۔ بائبل نے تو یہ کہا تھا کہ کوئی پھلدار درخت نہیں کاٹنا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کوئی بھی درخت نہیں کاٹنا۔ پس آپؐ نے ہمیشہ دفاعی جنگیں لڑیں اور حکومت کے خلاف کبھی بھی بغاوت نہیں کی۔ بلکہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر مذہبی آزادی نہیں ہے تو ملک چھوڑ دو اور ہجرت کرجاؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ ابھی پچھلے دنوں Nato نے حملے کئے تو ان کی سپلائی لائن بند کردی۔ اگر تو کھانے پینے کی اشیاء اور خوراک جارہی تھی تو پھر یہ راستہ بند نہیں کرنا چاہئے تھا۔ یہ خوراک اگر افغانستان کے مسلمانوں کے لئے جارہی تھی تو مسلمانوں نے ہی اس کو روک دیا۔ اب امریکہ نے دھمکی دی ہے اور پریشر پڑا تو وزیر اعظم نے کہا کہ ہم 48 ممالک کا پریشر برداشت نہیں کرسکتے۔ اس لئے ہم نیٹو کی سپلائی بحال کررہے ہیں۔ دوسری طرف مُلّاں نے کہا کہ اگر یہ سپلائی جاری ہوئی تو ہم پاکستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک آگ لگا دیں گے۔ اب کون سا اسلامی قانون ہے؟ یہ کس کو آگ لگائیں گے؟ گورنمنٹ کی پراپرٹی جلائیں گے یا لوگوں کی پراپرٹی جلائیں گے تو نقصان کس کا ہوگا؟ نقصان تو ملک کا ہوگا جو پہلے ہی دیوالیہ ہوچکا ہے۔ پھر باہر سے مدد مانگی جائے گی اور پھر یہ مانگنے والے خود ہی کھاجائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام تو امن کی تعلیم دیتا ہے، بغاوت کی تعلیم نہیں دیتا۔ اسلام کی تو یہ تعلیم ہے کہ اگر ایک ملک میں زیادتی ہورہی ہے تو دوسرے ملک والے مل کر اس کو روکیں۔ لیکن اب تو کسی ملک میں صحیح اسلام نظر نہیں آتا۔ اب مولوی کہتے ہیں کہ مُرتد کو قتل کردو۔ یہ ہرگز اسلام نہیں ہے۔ کہیں بھی قرآن کریم میں نہیں ہے۔ قرآن کریم تو یہ کہتا ہے کہ اگر کوئی مسلمان ہوا، پھر کافر ہوگیا، پھر مسلمان ہوا اور پھر کافر ہوگیا تو اسے چھوڑ دو۔ کہیں بھی نہیں ہے کہ اس کو قتل کردو۔ قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ لوگ لعنت کے ڈر اور خوف سے اسلام چھوڑتے ہیں۔ یہ نہیں کہا کہ موت کے ڈر سے، قتل ہونے کے ڈر سے اسلام چھوڑتے ہیں۔ اس لئے کسی مُرتد کی سزا ہرگز موت نہیں ہوسکتی۔ اسلام چھوڑتے ہوئے اگر یہ خوف ہو کہ میں مرجاؤں گا تو پھر لوگوں کی لعنت کا خوف نہیں، پھانسی کا خوف ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے مرتد کی سزا قتل نہیں رکھی۔ اگر قتل سزا ہوتی تو پھر انسان لعنت ملامت سے نہ ڈرتا بلکہ قتل سے ڈرتا۔

حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک صحابی نے ایک مخالف کو قتل کردیا اور بتایا کہ اس نے کلمہ پڑھ لیا تھا لیکن اس نے قتل کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا۔ تو اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا۔ قیامت کے دن جب اس کا لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تمہارے سامنے ہوگا تو تم اس کا کیا جواب دوگے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ جو کلمہ پڑھ لے وہ مسلمان ہے۔ بلکہ یہاں تک کہا کہ مَنْ قَالَ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَدَخَلَ الْجَنَّۃَ یعنی جس نے لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ لیا وہ جنت میں داخل ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے کل ہی پاکستان سے ایک خاتون کا خط آیا۔ اس کی ملازمہ گھر کی صفائی کررہی تھی تو پانی گھر سے باہر چلا گیا اور ساتھ والے ایک غیر احمدی کے گھر کے سامنے تک آگیا۔ وہ آدمی غصّے سے باہر نکلا کہ ایک احمدی گھر کا پانی میرے گھر کے سامنے کیوں آیا ہے۔ اس نے گالیاں نکالیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور جماعت کو بھی گالیاں نکالیں۔ اور کہا کہ اگر پانی میری طرف آیا تو میں بہت بُرا کروں گا۔ اس پر اس احمدی خاتون نے ملازمہ کو واپس بلالیا۔ لیکن پھر بھی وہ گالیاں دینے سے باز نہ آیا۔ اس پر اس خاتون نے کہا کہ تم نے جو کرنا ہے کرلو میں موت سے نہیں ڈرتی اور کلمہ پڑھ کر کہا کہ یہ کلمہ تو امن اور محبت سکھاتا ہے۔ اس پر اس مخالف شخص نے کہا کہ تم کلمہ نہ پڑھو۔ تو اس پر اس احمدی خاتون نے جواب دیا

کہ تم نے کلمہ خریدا ہوا ہے۔ کیا یہ تمہاری پراپرٹی ہے۔ اس پر اس مخالف نے کہا: ہاں یہ کلمہ ہمارا ہے۔ مَیں نے خریدا ہوا ہے تم نہیں پڑھ سکتے۔

اس واقعہ کا ذکر کرنے کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آپ کس اسلامی قانون کی بات کرتی ہیں۔ سوال یہ ہونا چاہئے کہ یہ جنگل کا قانون کب ختم ہوگا؟

حضور انور نے فرمایا: اس قانون کے ختم ہونے کے بارہ میں خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ جب ان پر تباہی آئے گی تو یہ ختم ہوگا۔ ایسی قوموں کے ساتھ پھر ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔

✿ ...... **ایک طالبہ نے سوال کیا کہ عورت کو اپنا کیریئر بنانے میں کس حد تک اجازت ہے؟۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر وہ کیریئر بنانے کی اجازت ہے جس میں عورت کی حیا پر حرف نہ آئے۔ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَان۔ ہمیشہ مدّنظر رہنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر KLM میں ائر ہوسٹس بننا ہے، سکرٹ پہننی ہے اور سر پر چھوٹی سی ٹوپی رکھنی ہے تو اس کی تو اسلام اجازت نہیں دیتا۔ اور نہ کسی احمدی بچی کو اس کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ آپ ڈاکٹر، ٹیچر، انجینئر، سائینٹسٹ، پروفیسر، وکیل وغیرہ تو بن سکتی ہیں بشرطیکہ آپ کا لباس ٹھیک ہو اور آپ کا حجاب نہیں اترنا چاہئے۔ آپ کا لباس حیا والا ہو تو ٹھیک ہے۔ وکالت کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ جو کریمینل کیسز ہیں ان میں نہیں جانا۔

✿ ...... **اس سوال کے جواب میں کہ امام خاتون کو جو اس کی بیوی ہے یا بہن ہے نماز میں اپنے ساتھ کھڑا کر سکتا ہے جب کہ اور کوئی مقتدی نہیں ہے۔**

حضور انور نے فرمایا: بہت ساری چیزیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھائی ہیں۔ مرد اکٹھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ خاتون کے بارہ میں یہی ہے کہ پیچھے کھڑی ہو کر نماز پڑھے۔ لیکن کہیں مجبوری ہو تو ساتھ کھڑی ہو سکتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض دفعہ چکروں کی تکلیف کی وجہ سے مسجد میں نہیں جاسکتے تھے اور گھر میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور حضرت اماں جانؓ کو ساتھ کھڑا کر لیا کرتے تھے۔ حضرت اماں جانؓ نے بتایا کہ آپؑ نے فرمایا کہ اصل تو یہی ہے کہ عورت پیچھے کھڑی ہو لیکن مجھے چکروں کی تکلیف ہے اور ساتھ اس لئے کھڑا کرتا ہوں کہ اگر کسی وقت تکلیف کی وجہ سے سہارا لینا پڑے تو سہارا لے لوں تا کہ کہیں گر نہ جاؤں۔ تو مجبوری کی صورت میں اجازت ہو جاتی ہے۔

✿ ...... ایک طالبہ کے اس سوال کے جواب میں کہ کیا انسان دعا سے قسمت بدل سکتا ہے؟۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دعا سے قسمت کی تبدیلی کا کیا سوال ہے۔ مَیں تمہیں ایک مثال کے ذریعہ سمجھاتا ہوں۔ تم لڑکیاں ہو۔ عورت شادی کرتی ہے۔ بعض دفعہ مرد دوسری شادی کرتا ہے۔ شریعت نے اسے بعض حالات میں بعض شرائط کے ساتھ اجازت دی ہے اور عورت اس میں روک نہیں بن سکتی۔ تو ایسی صورت میں عورت دعا تو کر سکتی ہے۔ تو ایسی صورت میں عورت دعا کرے۔ اب دعا کی قدرت کا قانون شادی کرنے کے قانون پر غالب ہو جائے گا۔ لیکن جو دعا کرنے کی شرائط اور لوازمات ہیں ان کے ساتھ دعا کی جائے، اضطراری کیفیت پیدا ہو، دل سے دعا کرو اور کامل یقین سے دعا کرو۔ دعا کی قبولیت پر بھی پورا یقین ہو تو قانون قدرت غالب آسکتا ہے۔ دعاؤں سے تقدیر بدلتی ہے۔

✿ ...... اس سوال کے جواب پر کہ **تیسری جنگ عظیم کے لئے ہم کس طرح تیاری کریں۔**

حضور انور نے فرمایا کہ دعا کرو کہ یہ جنگ نہ ہو۔ اگر ہو جائے تو اس بارہ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ دو تین ماہ کا راشن رکھو۔ اگر جنگ ہوئی تو دوسری جنگ عظیم کی طرح لمبی نہیں ہوگی۔ باقی جو احمدی ہیں وہ خدا کے حضور جھکیں تو جنگ کے نقصان سے بچ سکتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

ہر وہ شخص بچے گا جو پیار کرتے ہوئے خدا سے تعلق رکھے گا۔ پس خدا سے اپنا تعلق جوڑیں۔

✿ ...... ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا لڑکیوں کو جرنلزم **میں جانے کی اجازت ہے؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: بالکل اجازت ہے۔ اخباروں میں لکھو گی تو ولڈرز (Wilders) کا مقابلہ کر سکو گی۔ مَیں تو لڑکیوں کو کہتا ہوں کہ اخباروں میں آرٹیکل لکھو۔ مضامین لکھو اور جو بھی اسلام کے خلاف اعتراضات ہوتے ہیں ان کا جواب دو۔

طالبات کے ساتھ یہ کلاس سات بج کر 45 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طالبات کو قلم عطا فرمائے۔